تحریر: قاضی محمد رئیس خان ایوبی ضلع مفتی میرپور آزاد کشمیر

علم نباتات کے اسلامی ماہرین

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام نے جہاں انسانی اخلاقیات، تہذیب و تمدن، عقیدۂ توحید اور حیاتِ اُخروی، انسانی جان و مال، عقیدہ و دین، عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے قوانین وضع کر کے ایک مکمل اسلامی ریاست کے خدوخال واضح کیے، وہیں پیروکارانِ اسلام نے قرآن کریم کے عمیق مطالعہ سے ایسے نئے نئے علوم دریافت کیے جو یورپ کے حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھے۔ وارسلنا الریاح لواقح۔ قرآن کریم نے سب سے پہلے یہ نقطۂ نظر علمائے سائنس کے سامنے پیش کیا کہ درختوں میں بھی توالد و تناسل کا سلسلہ قائم ہے۔ اسلام چونکہ سب سے پہلے عربوں میں آیا اور اس کے اوّلین مخاطب عرب تھے اس لیے عربوں نے علمی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ عربوں میں یوں تو جڑی بوٹیوں کی تحقیق کا سلسلہ عرصۂ دراز سے جاری تھا۔ وہ جڑی بوٹیوں سے علاج کرتے تھے اور انہیں جڑی بوٹیوں کے خواص معلوم تھے۔

باقاعدہ تحقیقی کام دوسری صدی ہجری میں شروع ہوا۔ مسلمان محققین نے علم نباتات کو باقاعدہ بنانے کے لیے باقاعدہ ڈکشنریاں مرتب کیں اور علم نباتات کے سلسلے میں مختلف درختوں، ان کی خصوصیات، جڑی بوٹیوں کی فہرست اور ان کے مختلف اسماء پر مشتمل نصاب مرتب کیں۔ ان محققین میں ابوعبیدہ قاسم بن سلام المتوفی ۸۳۰ء، سعید بن اوس انصاری متوفی ۸۳۰ء، عبدالملک الاصمعی متوفی ۸۳۱ء قابلِ ذکر ہیں۔

آج کی نشست میں ہم قارئین کے لیے ان مشہور و معروف محققین نباتات کا مختصر سوانحی خاکہ پیش کر رہے ہیں جن کی خدماتِ جلیلہ سے اہلِ یورپ نے فائدہ اٹھا کر دنیائے طب و علم نباتات میں نام پیدا کیا اور ہماری کتب چُرا کر اپنے ڈیرے جلائے اور مسلمانوں کا نام دنیا کی انسائیکلوپیڈیا سے غائب کر دیا۔

ابوالعباس احمد بن محمد بن مفرج النباتی المعروف بابن الرومیہ

آپ ۱۱۶۵ میلادی میں اشبیلیہ میں پیدا ہوئے۔ گھومنے پھرنے کا شوق ابتداء سے ہی تھا۔ اسی شوق نے انہیں مشرق و مغرب میں تحقیقی سفر اختیار کرنے پر مجبور کیا اور مختلف درختوں کا مشاہدہ کیا۔ ان کا خالص نباتاتی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا۔ اس طرح انہوں نے مختلف درختوں کی شاخوں، تنے، جڑوں، پھولوں کے خواص معلوم کیے۔ انہوں نے ہسپانیہ، شمالی افریقہ، مصر، حجاز، عراق اور شام کا سفر کیا اور کتاب الرحلۃ کے نام سے اپنا سفرنامہ تصنیف کیا جس میں ان درختوں کا ذکر اور خواص بیان کیے گئے ہیں جن کا انہوں نے دورانِ سفر مشاہدہ کیا۔ اس نے بحرِ قلزم کے کنارے اُگنے والی بعض جڑی بوٹیوں کے خواص معلوم کیے جن کا اس وقت تک کسی کو علم نہ تھا۔

اختتامِ سفر پر اس نے اشبیلیہ میں پنسار کی دکان کھولی۔ ابن ابد کہتے ہیں کہ وہ اپنے تمام ہم عصروں میں سب سے زیادہ لائق اور ماہر عالم تھا۔

تصانیف: احمد بن محمد نے علمی آثار میں اپنے حسب ذیل تصانیف چھوڑیں جو علم کا خزینہ ہیں

۱۔ کتاب الرحلۃ، سفرنامہ

۲۔ تفسیر اسماء الادویۃ المفردۃ من کتاب دیسقوریدس

باقی صفحہ ۳۸ پر